© rasailojaraid.com

دو لیبیائی باشندوں کی حوالگی کا فیصلہ کرے گا۔ ایک طرف امریکہ نواز عرب لیڈروں کو اور دوسری طرف خود امریکی حکومت کو ایک پیچیدہ صورت حال میں مبتلا کر دیا۔ اس پیش کش کے اچھے ہونے میں کسے شبہ تھا۔ امریکہ نے اسے قبول نہیں کیا۔ اس لئے کہ اس کا اصل مقصد انصاف کا حصول نہیں بلکہ کرنل قذافی سے ذاتی انتقام لینا ہے۔ امریکہ یوں تو بڑی طاقت بنتا ہے۔ لیکن اس کے سربراہ میں جو بردباری ہونی چاہیئے۔ وہ جارج بش میں نہیں نظر آتی۔ جارج بش نے، صدر صدام حسین کو بھی اپنا ذاتی مسئلہ بنا لیا تھا۔ اب وہ کرنل قذافی کو اپنے انتقام کا نشانہ بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ ان دونوں لیڈروں کو عرب عوام میں ہیرو بنانے میں امریکہ کا خاص رول ہے۔ عرب رائے عامہ امریکہ کے خلاف ہوتی جا رہی ہے۔ عرب لیگ میں شامل عرب ممالک نے بھی لیبیا کے معاملہ میں کھل کر امریکہ کی حمایت نہیں کی۔

جہاں تک اقوام متحدہ کا تعلق ہے، اسے عالمی رائے عامہ محض امریکہ کا ایک آلۂ کار ادارہ سمجھنے لگی ہے۔ دنیا کے ممالک کی نگاہ میں اقوام متحدہ کا کوئی وقار نہیں رہ گیا۔ دیکھیے دنیا پر غلبہ کی امریکی خواہش کہاں جا کر تھمے یہ سب اسی خواہش کا نتیجہ ہے امریکہ لیبیا کے معاملہ میں قطعی ناکام رہا ہے۔ اور روز بروز اس کی پوزیشن خراب ہوتی جا رہی ہے۔

بابری مسجد؟

ایسا شبہ کرنے کی وجوہ موجود ہیں کہ یو۔پی سرکار بابری مسجد کا ڈھانچہ ڈھانے کے خفیہ پلان پر عمل کر رہی ہے۔ رام مندر کی تعمیر کے سلسلے میں ایک بڑی دیوار کی تعمیر شروع ہو چکی ہے اور مسجد کے آس پاس زمین کی کھدائی جاری ہے۔ کیا اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ مسجد کی بنیاد کو اس حد تک کمزور کر دیا جائے کہ وہ برسات میں یا اس کے بعد خود گر جائے۔ ہمارے اس شبہ کی تصدیق مسلم مجلس یو۔پی کے سکریٹری مسٹر قمر کاظمی نے اپنی ایک حالیہ پریس کانفرنس میں کی۔ حال ہی میں نئی دلی میں مسلم مجلس یو۔پی کے زیر اہتمام آل انڈیا بابری مسجد کنونشن میں پاس کردہ ایک ریزولیوشن میں یو۔پی کے وزیر اعلیٰ مسٹر کلیان سنگھ کے اس بیان پر کہ رام مندر، بابری مسجد تنازعہ بات چیت کے ذریعہ حل نہ ہونے کی صورت میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حکومت قانون بناکر بابری مسجد کو اپنی تحویل میں لے لیگی سخت تشویش کا اظہار کیا ہے۔ مسلم مجلس ملک کا دورہ کر کے ایک آل انڈیا بابری مسجد برائے بازیابی مسجد کیمٹی کی تشکیل کرے۔ مسلم مجلس کے ذمہ داران ۱۵ اگست سے کاروان انصاف و نیائے کے نام سے یو۔پی کا دورہ کر کے ہندو بھائیوں کو آگاہ کریں گے کہ کوئی مسلمان رام مندر کی تعمیر کا مخالف نہیں ہے۔ ہاں بابری مسجد کا تحفظ ان کے لئے ایک مسئلہ ہے۔ انہوں نے دھمکی دی ہے کہ اگر بابری مسجد کے سلسلہ میں مرکز نے کوئی عملی اقدام نہ کیا تو مسلم مجلس ۲ اکتوبر سے ڈائرکٹ ایکشن پلان کا پہلا مرحلہ شروع کر دے گی۔ ادھر آل انڈیا بابری مسجد ایکشن کیمٹی نے جس کی میٹنگ مسٹر صلاح الدین اویسی کی صدارت میں ہوئی تھی۔ تمام مسلم ممبران پارلیمنٹ واسمبلی سے اپیل کی ہے کہ اگر صدارتی چناؤ میں حصہ لینے والی پارٹیوں نے بابری مسجد کے تحفظ کے متعلق اپنے ایکشن پلان کا اعلان نہیں کیا تو وہ صدارتی چناؤ میں حصہ نہ لیں۔

رام مندر بابری مسجد کے تنازعہ کو بھارتیہ جنتا پارٹی اور وشو ہندو پریشد روز بروز پیچیدہ بناتی جارہی ہیں۔ ان کے عزائم کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ یہ مسجد گرا کر مندر بنانے کے خواہاں ہیں۔ ادھر یو۔پی کی بھاجپا سرکار، یقینی طور پر ان ہی کی سنے گی۔ اس لئے اب یہ مرکز کے سوچنے کی بات ہے کہ وہ دیکھے اس سلسلہ میں کیا کارروائی ہو سکتی ہے، مرکز کی گومگو کی پالیسی ہی نے نوبت یہاں تک پہونچائی ہے۔ حال ہی میں مرکزی وزیر فروغ انسانی وسائل نے مظفر نگر کے نزدیک کسانوں کی ایک ریلی سے خطاب کرتے ہوئے یو۔پی کی کلیان سنگھ حکومت کو وارننگ دی ہے کہ اگر وہ بابری مسجد کا تحفظ کرنے کے اپنے وعدہ سے مکر گئی تو مرکزی سرکار جو بھی مناسب سمجھے گی کارروائی کرے گی۔

مرکز کی جانب سے مسٹر ارجن سنگھ اور وزیر داخلہ مسٹر چوہان کئی بار یو۔پی سرکار کو دھمکیاں دے چکے ہیں۔ لیکن اس سلسلہ میں اب تک عملاً کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ اس سے مسلمان یہ سمجھنے لگے ہیں کہ مرکز محض ان کو طفل تسلیاں دیتا ہے اس کے سوا کچھ نہیں، یو۔پی کی بھاجپا حکومت من مانی کرتی رہے گی۔ مرکز کو یہ سوچنا چاہیئے کہ کیا ہندوستان کی حکومت

© rasailojaraid.com